۱۲ جُمادَی الاولیٰ ۱۴۴۶ھ / 15 نومبر 2024ء

# ماحولیاتی آلودَگی...

## اسباب اور سدِّباب، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

(عرسِ امیر المجاہدین رحمۃ اللہ علیہ کے موقع پر... خطرناک سموگ کے تناظر میں)


مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان (مرکزی دفتر) جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور

042-37374429 0315-7374429 munpk7374429@gmail.com



Join our channel مجلس علماء نظامیہ پاکستان
Follow our Account مجلس علماء نظامیہ پاکستان
Like our Page Jamia Nizamia Rizvia
Like our Page Jamia Nizamia Rizvia
Subscribe our channel Jamia Nizamia Rizvia

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ، أَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

وَالۡاَرۡضَ مَدَدۡنٰہَا وَاَلۡقَیۡنَا فِیۡہَا رَوَاسِیَ وَاَنۡۢبَتۡنَا فِیۡہَا مِنۡ کُلِّ شَیۡءٍ مَّوۡزُوۡنٍ۔ [الحجر 19:15]

انسانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر "ماحول" کا گہرا اثر ہوتا ہے۔ آس پاس کی صورتِ حال عمدہ ہو تو انسان کی صحت بھی اچھی ہوتی ہے، کردار بھی نکھرتا ہے اور زندگی پُرسکون ہوتی ہے... جب کہ ماحول اور گرد و پیش آلودہ ہوں تو صحت بھی متأثر ہوتی ہے، سیرت و کردار بھی داغ دار ہو جاتے ہیں اور زندگی اجیرن محسوس ہونے لگتی ہے۔

عصرِ حاضر میں انسانوں کو عالمی سطح پر جو مسائل درپیش ہیں اُن میں سے ایک اہم مسئلہ "ماحولیاتی آلودگی" ہے۔ دُنیا کا ماحول اتنا آلودہ / گندا ہو چکا ہے کہ کسی ایک خطے سے تعلق رکھنے والے افراد ہی نہیں، پوری دُنیا کے انسان، بلکہ دیگر حیوانات بھی متأثر ہو رہے ہیں اور یہ زندگی کے لیے بڑا خطرہ بن رہی ہے۔ ہر روز اِس مسئلے پر کانفرنسز اور سیمینارز منعقد ہو رہے ہیں، اس کے اسباب اور نمٹنے کی تدابیر پر غور کیا جاتا ہے، لیکن تمام تر کاوِشوں کے بعد بھی مسئلہ جُوں کا تُوں ہے، بلکہ "مرض بڑھتا گیا... جوں جوں دوا کی" والی صورتِ حال ہے۔

ماحولیاتی آلودگی کے نتیجے میں اِس وقت پاکستان، خصوصًا لاہور کی فضا بہت مکدَّر ہے اور سموگ کا روگ ہے۔ حکومت کی طرف سے چھٹیوں سمیت مختلف فیصلے کیے جا رہے ہیں، تاہم یہ سب وقتی اُمور ہیں اور اِس حوالے سے دیرپا منصوبہ بندی کی شدید ضرورت ہے۔

جب ماحولیاتی آلودگی کا تذکرہ ہوتا ہے تو عمومی طور پر زمینی آلودگی، فَضائی آلودگی، آبی آلودگی، صَوتی آلودگی اور شُعاعی آلودگی وغیرہ پر بحث کی جاتی ہے... حالانکہ "ماحول" کے مفہوم میں "اِرد گرد" اور "آس پاس" کے تمام اُمور شامل ہیں۔ جیسے آب و ہوا اور شُعاع و فَضا انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں ایسے ہی تعلیم و اخلاق، سیاست و معیشت اور رُوحانیّت کا بھی حیاتِ انسانی کے ساتھ گہرا تعلق ہوتا ہے۔ چنانچہ جس طرح ذکر کردہ مختلف آلائشیں عصرِ حاضر کی ماحولیاتی آلودگی کی اقسام ہیں... ایسے ہی اَخلاقی آلودگی، روحانی آلودگی، تعلیمی آلودگی، اقتصادی آلودگی اور سیاسی آلودگی بھی ماحولیاتی آلودگی کا حصہ ہیں۔

یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ "ماحولیاتی آلودگی" کا سب سے بڑا سبب اسلامی تعلیمات سے دُوری ہے اور اِس کا خاتمہ اسلام کے سنہری اُصولوں پر عمل سے ہی ممکن ہے... بلکہ سچ تو یہ ہے کہ موجودہ ترقّی یافتہ دَور میں عالَمی سطح پر ہونے والی کانفرنسز اور سیمینارز میں ماحولیاتی تحفظ کے ماہرین فقط ظاہری آلودگی کے سدِّباب کے لیے تجاویز پیش کرتے ہیں، مگر قرآن و سنت نے تقریبًا ڈیڑھ ہزار سال پہلے ایسے شان دار اُصول عطا فرمائے جن پر عمل کے ذریعے ماحول کی ظاہری آلودگی سے بھی نجات مل سکتی ہے اور ماحول کی باطنی و رُوحانی آلائشیں بھی دُور ہو سکتی ہیں۔

چنانچہ آج کا خطبہ "ماحولیاتی آلودگی... اسباب اور سدِّباب، اسلامی تعلیمات کی روشنی" کے عنوان سے ہو گا، اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

# ماحولیاتی آلودگی کے اسباب

اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے زمین و آسمان، فَضا و خلا، پانی و ہوا اور حیوانات وغیرہ... ہر چیز کو ایک توازُن و تناسب کے ساتھ پیدا فرمایا ہے؛ جس کی وجہ سے یہاں انسانوں اور دیگر حیوانات کی زندگی بہترین طریقے سے ممکن ہے۔ اگر یہ توازُن و ہمواری نہ ہوتی تو جان دار اِس حسین انداز سے زمین پر زندگی نہ گزار پاتے۔ اِسی طرح خالقِ کریم جلّ مجدہٗ نے ہر انسان کو فطرتِ اسلام پر پیدا فرمایا ہے، اگر بچے کو کوئی بھی ماحول نہ دیا جائے تو وہ خود بخود اُنہی عقائد و اخلاق پر پروان چڑھے جن کی اسلام نے تربیت دی ہے۔

**اشیا میں توازُن:** ارشادِ ربّانی ہے: وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ۔

"اور ہم نے زمین کو پھیلا دیا (وسیع کیا) اور ہم نے اِس میں مضبوط پہاڑ نصب کیے اور اِس میں ہر موزوں چیز اُگائی۔" [الحجر 19:15]

"ہر موزوں چیز اُگائی" کی تفسیر میں مفسرینِ کرام نے لکھا:

- اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو لوگوں کی ضرورت کے مطابق پیدا فرمایا؛ اُسے معلوم تھا کہ لوگوں کو کس چیز کی، کتنی مقدار میں ضرورت ہو گی، جس سے وہ نفع حاصل کر سکیں گے۔ چنانچہ اُس نے حسبِ ضرورت ہر چیز کو پیدا فرمایا۔
- ہر چیز کو حکمت کے عین مطابق و مناسب پیدا کیا، عقلِ سلیم رکھنے والا اُسے مصلَحت کے مطابق پاتا ہے۔ (تبیان القرآن و صراط الجنان)

**فطرتِ اسلام پر پیدائش:** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جانِ عالَم ﷺ نے فرمایا: كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ أَوْ يُنَصِّرَانِهٖ أَوْ يُمَجِّسَانِهٖ۔ یعنی "ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے، پھر اُس کے والدین (غلط تربیت کے ذریعے) اُسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بناتے ہیں۔" (صحیح بخاری، حدیث: 1385)

**آلودگی کے اسباب:** اگر آب و ہوا، جنگلی حیات اور اخلاق و عادات قدرت کے پیدا کردہ نظام کے مطابق رہیں تو نفاست و نَظافت بہترین طریقے سے قائم رہتی ہے، لیکن اگر انسان وقتی مفادات کی خاطر یا کم عقلی کی وجہ سے قدرت کے بنائے ہوئے نظام کو بگاڑنے اور فطرتِ اسلام کو بدلنے کی کوشش کرے تو آلودگی و غِلاظت پیدا ہونے لگتی ہے۔

ماحولیاتی آلودگی اِسی وجہ سے ہے کہ ہم قدرتی نظام کو بگاڑ رہے ہیں... جسم و لباس کی طہارت سے لے کر ماحول کی صفائی تک، کسی چیز کی پرواہ نہیں، بلکہ گھروں / دُکانوں کا کچرا گزرگاہوں میں پھینکا جا رہا ہے... درخت کاٹے اور پہاڑ توڑے جا رہے ہیں... غلیظ پانی پاک و صاف ندیوں اور دریاؤں میں ڈالا جا رہا ہے... پانی کے ذخائر کو محفوظ کرنے کے بجائے اُسے بے دریغ ضائع کیا جا رہا ہے... کارخانوں اور گاڑیوں کا زہریلا دُھواں فضا کو مَسْمُوم کر رہا ہے... جنگلی حیات تیزی سے کم ہو رہی ہے.... اور خلائی ٹیکنالوجی فضا کو بُری طرح مُکَدَّر کر رہی ہے... دوسری جانب اسلام کی فطری تہذیب کو چھوڑ کر یورپین کلچر کو فروغ دینے سے اخلاق و کردار کی آلودگی بھی عروج پر ہے۔

# سدِّباب... دُھوئیں وغیرہ کی روک تھام

یہ بات خوش آئند ہے کہ انسان نے جدید ٹیکنالوجی ایجاد کرلی... بے پناہ صنعتی ترقّی کی... تیز رفتار گاڑیاں، ہوا میں اُڑنے والے جہاز اور پانی پر راج کرنے والی کشتیاں انسان کے لیے حیران کُن آسانیوں کا ذریعہ بنیں... مگر یہ پہلو بہت افسوس ناک ہے کہ ترقّی کے اِس سفر میں احتیاطی تدابیر اختیار نہ کرنے کی وجہ سے ماحول اتنا آلودہ ہوگیا ہے کہ اب انسان سر پکڑ کر اِس مسئلے کا حل ڈھونڈتا پھر رہا ہے۔ صنعتوں، گاڑیوں، موٹر سائیکلوں اور جہازوں وغیرہ سے نکلنے والے دھوئیں نے پوری فضا کو زہریلا کر دیا ہے۔ ایسے میں یہ سُن کر ایمان تازہ ہو جائے گا کہ صدیوں پہلے اسلام نے ایسا اُصول عطا فرمایا تھا کہ اگر اُس پر عمل کیا جاتا تو نَوبت یہاں تک نہ پہنچتی۔ وہ اُصول یہ ہے کہ ''مسلمانوں کو بلاوجہِ شرعی تکلیف پہنچانا سخت حرام ہے''[1] اور ''ایسے کسی بھی ناحق عمل کی اِجازت نہیں جس سے دوسروں کو نقصان یا پریشانی ہو''، حتّٰی کہ بلاوجہ جانوروں کو تکلیف دینا یا اُنھیں پریشان کرنا بھی جائز نہیں۔

**ارشادِ ربّانی:** مسلمانوں کو بلاوجہ تکلیف دینے پر وعید سناتے ہوئے باری تعالیٰ نے فرمایا: وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا۔ یعنی ''جو لوگ مسلمان مَردوں اور عورتوں کو اُن کی کسی خطا کے بغیر ستاتے / تکلیف دیتے ہیں اُنھوں نے بہتان اور کُھلے گناہ کا بوجھ اپنے سر لیا۔'' [الاحزاب 58:33]

**فرمانِ مصطفوی:** سیدنا عبد اللہ بن عَمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تاج دارِ ختمِ نبوّت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ۔ ''(کامل) مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔'' (صحیح بخاری:10)

**تربیت:** اگر ہم یہ اُصول اپنی زندگی کا حصہ بنالیں کہ ''کسی دوسرے مسلمان کو تکلیف نہیں پہنچائیں گے''؛ کیونکہ بلاوجہ مسلمان کو اذیت دینا حرام ہے... تو نہ صرف ماحولیاتی آلودگی کم ہوگی، بلکہ بے شمار معاشرتی خرابیاں بھی ختم ہو جائیں گی۔ مثلاً:

- اگر ہماری سواری دھواں چھوڑتی ہے تو اُس کی مرمّت کروائیں؛ کیونکہ یہ مسلمانوں کے لیے سخت تکلیف کا باعث ہے۔
- گھر یا دُکان میں سردی کی شدّت کم کرنے کے لیے ایسا ایندھن استعمال نہ کریں جس سے آلودگی پھیلتی ہے؛ تاکہ ایذائے مسلم نہ ہو۔
- کوڑے یا فصلوں کی باقیات کو آگ نہ لگائیں؛ کیونکہ یہ بھی آلودگی کا ایک بڑا سبب ہے۔
- ہمارا تعلق صنعت کے میدان سے ہے تو احادیث پر عمل کی نیت سے ایسی احتیاطی تدابیر اختیار کریں جن کے سبب مشینوں کا دھواں اور صنعتی فُضلہ کم سے کم ہو، یوں ثواب بھی ملے گا اور آلودگی بھی کم ہوگی۔
- شور شرابا کرنے سے اجتناب کریں؛ کہ اِس سے صوتی آلودگی پھیلتی ہے اور دوسروں کی تکلیف کا ذریعہ ہے۔

---

[1] دیکھیے فتاوٰی رضویہ، ج:24، ص:425، 426

# سدِّباب... پانی کا تحفّظ

پانی کو زندگی میں بے حد اہمیت حاصل ہے، یہ ایسی عظیم نعمت ہے جو فقط دُنیا میں ہی نہیں ملی، بلکہ جنت میں بھی عطا کی جائے گی۔ اِس عطیۂ اِلٰہی کے بغیر زمین پر نہ تو انسانی حیات باقی رہ سکتی ہے اور نہ ہی جنگلی حیات (حیوانات و نباتات) کا تصور ممکن ہے۔

پانی کے ضیاع اور اُسے گندگی سے نہ بچانے کے سبب نہ صرف نظامِ ارضی کا قدرتی توازُن و تناسب بگڑ رہا ہے، بلکہ پاکستان سمیت کئی ممالک میں زیرِ زمین پانی کے ذخائر بھی خطرناک حد تک کم ہو رہے ہیں۔ ہمارا دین ہمیں سکھاتا ہے کہ پانی کو بلاوجہ ناپاک یا آلودہ نہ کریں... نیز اُسے محتاط طریقے سے استعمال کریں، حتّٰی کہ وضو وغیرہ دینی کاموں میں بھی بے جا پانی استعمال کرنے کی اِجازت نہیں۔

**ضیاع کی ممانعت:** حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے آباؑ سے روایت کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وضو کی کیفیت سے متعلق پوچھا۔ نبیِ رحمت ﷺ نے پانی منگوایا اور وضو کر کے دکھایا، پھر فرمایا: هٰكَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا أَوْ نَقَصَ فَقَدْ أَسَاءَ وَظَلَمَ۔ أَوْ «ظَلَمَ وَأَسَاءَ۔" (کامل) وضو اِس طرح ہے (جیسے ابھی مَیں نے کیا)، جس نے اِس میں کمی بیشی کی (سنت کو پورا نہ کیا یا تین سے زیادہ مرتبہ اعضا کو دھو کر پانی ضائع کیا) اُس نے بُرا کیا اور (اپنے اُوپر) ظلم کیا۔" (سنن ابی داؤد: 135)

**آلودہ کرنے سے روک:** سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے: نَهٰى أَنْ يُّبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ۔ "رسول اللہ ﷺ نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔" (صحیح مسلم، حدیث: 281) کیونکہ ایسا کرنے سے نجاست کے اثرات پانی میں پہنچ کر اُسے آلودہ کر دیں گے۔

**تربیت:** اِس وقت پاکستان میں پانی کے قدرتی ذخائر تیزی سے کم ہو رہے ہیں، نیز آبی آلودگی میں بھی خطرناک اِضافہ ہو رہا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ پانی کو محتاط طریقے سے استعمال کریں اور ایک قطرہ بھی ضائع نہ کریں، نیز دریاؤں اور ندیوں کو گندگی سے بچائیں۔

# سدِّباب... شجرکاری

درخت بھی اللہ تعالٰی کا عظیم احسان ہیں، یہ آکسیجن فراہم کرتے ہیں، نقصان دہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کو جذب کرتے ہیں، موسمی اثرات کو کم کرتے ہیں اور کئی حوالوں سے انسانی صحت کے لیے مفید ہیں۔ دینِ متین نے شجرکاری کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے اور بلاوجہ درختوں کو کاٹنے سے منع فرمایا ہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ارشادِ نبوی مروی ہے: مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلَ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيْمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهٗ بِهٖ صَدَقَةٌ۔ یعنی "جو مسلمان باغ لگائے یا کھیت بوئے، پھر اُس سے پرندے یا انسان یا جانور کچھ کھائیں تو اِس کے سبب اُسے اللہ تعالٰی کی بارگاہ سے صدقہ کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔" (صحیح بخاری، حدیث: 2320۔ صحیح مسلم، حدیث: 1553)

# سدِّباب...نَفاست وصفائی

شریعتِ مطہرہ نے جہاں مسلمان کو اپنا جسم، لباس اور مقام پاک صاف رکھنے کا حکم دیا ہے وہاں اپنے ماحول...یعنی گلی محلے، سڑکوں اور شہروں میں صفائی کی بھی ہدایت فرمائی ہے۔ سرورِ عالَم ﷺ نے اپنے ارشاداتِ گرامی میں نَجاست وآلودگی کو دُور کرنے پر بشارتیں عطا فرمائی ہیں اور گندگی وغلاظت پھیلانے پر وعیدیں سنائی ہیں۔ اِس اُصول پر عمل کیا جائے تو بہت حد تک آلودگی کم ہو جائے۔

**تکلیف دہ چیز کو ہٹانے پر بشارت:** حضرت معاوِیہ بن قُرّہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: مَیں صحابیِ رسول ﷺ سیدنا مَعقِل مُزَنی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا، راستے میں پڑی کسی تکلیف دہ چیز پر اُن کی نظر پڑی تو اُنھوں نے اُسے وہاں سے ہٹا دیا۔ کچھ لمحوں بعد میری نگاہ میں ایک تکلیف دہ چیز آئی تو جلدی سے مَیں نے اُس کا اِزالہ کر دیا۔ وہ فرمانے لگے: بھتیجے! ایسا کیوں کیا ہے؟ مَیں نے کہا: آپ کو تکلیف دہ چیز راستے سے ہٹاتے دیکھا تو مَیں نے بھی ویسا ہی کیا۔ فرمانے لگے: بھتیجے! تم نے بہت اچھا کیا؛ مَیں نے نبیِ اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مَنْ أَمَاطَ أَذًى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ كُتِبَ لَهٗ حَسَنَةٌ، وَمَنْ تُقُبِّلَتْ لَهٗ حَسَنَةٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ ”جس نے مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹایا اُس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی اور جس کی ایک نیکی قبول ہو گئی اُسے (بلا عذاب) جنّت میں داخلہ نصیب ہو گا۔ (الأدب المفرد للبخاری، حدیث: 593۔ المعجم الکبیر، حدیث: 502۔ الأدب لابن ابی شیبہ، حدیث: 111۔ سندہٗ حسن)

”تکلیف دہ چیز“ ایسا جامع لفظ ہے جس میں کوڑا کرکٹ سے لے کر کیلے وغیرہ کے چھلکے تک سب چیزیں شامل ہیں۔ اِن میں سے کوئی بھی چیز ہٹائی تو رحمتِ الٰہی سے قوی اُمّید ہے کہ ایک مقبول نیکی لکھی جائے گی اور جنت میں داخلہ عطا ہو گا۔

**گندگی پھیلانے پر وعید:** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جانِ عالَم ﷺ نے فرمایا: اِتَّقُوا اللَّعَّانَيْنِ! یعنی ”لَعن طَعن کا سبب بننے والی دو چیزوں سے بچو!“ عرض کی گئی: وہ کون سی چیزیں ہیں؟ فرمایا: اَلَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ أَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ۔ یعنی ”لوگوں کے راستے میں یا اُن کی سایہ دار جگہ پر بول وبَراز کرنا (نجاست گرانا)۔“ (صحیح مسلم، حدیث: 269)

**تربیت:** رحمتِ عالَم ﷺ کے اِن حسین ارشادات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہم اپنی صورتِ حال پر غور کریں تو شرم سے سر جھک جاتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ:

- گھر / دُکان کا کچرا، خالی بوتلیں، اضافی شاپرز، کھانے پینے کی بچی ہوئی اشیا وغیرہ راستے یا کھلی جگہ پر پھینکنے کے بجائے کوڑے کے لیے مختص جگہ پر ڈالیں۔
- نیز اگر اِس طرح کی تکلیف دہ چیز کسی دوسرے نے راستے میں پھینک دی ہو تو اُسے وہاں سے ہٹا دیں۔

یوں احادیثِ کریمہ پر عمل کا اجر وثواب بھی ملے گا اور ماحولیاتی آلودگی بھی کم ہو گی۔

# سدِّباب... اسلامی تہذیب کی ترجیح

ماحولیاتی آلودگی کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ عصرِ حاضر میں مسلمانوں، خصوصًا نوجوانوں کا کردار اور اخلاق خطرناک حد تک بگڑ رہے ہیں، باطنی کیفیت بدتر اور رُوحانیت تباہ ہوتی جارہی ہے۔ اِس سے زیادہ بُری خبر کیا ہوگی کہ پی۔ٹی۔اے۔ کے ترجمان نے اپنے ایک تازہ ترین بیان میں انکشاف کیا ہے کہ روزانہ دو کروڑ پاکستانی انٹرنیٹ کے ذریعے فحش مواد تک رسائی کی کوشش کرتے ہیں، ساڑھے آٹھ لاکھ فحش ویب سائٹس کو بلاک کیا گیا ہے، مگر پاکستانی اُنھیں دیکھنے کے لیے غیر قانونی طریقے اختیار کر لیتے ہیں۔

اِس پریشان کُن صورتِ حال کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ "پاک وطن" میں اسلام کی "پاکیزہ تہذیب" کو فروغ دینے کے بجائے یورپ کے "آلودہ وناپاک کلچر" کو پروان چڑھایا جارہا ہے۔ جب تمدّن آلودہ وغلیظ ہوگا تو اُس کے نتیجے میں ستھرے کردار کی توقع کرنا ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص کوڑے کے ڈھیر پر خوشبودار پھول کھلنے کی اُمید رکھے۔ ماحولیاتی آلودگی کے اِس پہلو کا سدِّباب اِسی طرح ممکن ہے کہ ریاست نوجوانوں میں اسلامی تہذیب اور جذبۂ حیا کو فروغ دینے کے لیے ٹھوس اقدامات کرے۔

جب کوئی شخص نصیحت کرے تو بعض اوقات وقتی طور پر اُس کی فہمائش کڑوی لگتی ہے، مگر پانی سر سے گزرنے پر احساس ہوتا ہے کہ ناصح نے درست کہا تھا۔ ماضی قریب میں مغربی تہذیب کے خلاف ایک طاقت وَر آواز شیخ الحدیث علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی۔ وقتی طور پر کچھ لوگوں کو اُن کی باتیں تلخ لگتی تھیں، مگر بے حیائی کے بڑھتے ہوئے طوفان کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ وہ درست کہتے تھے۔ وہ اپنی تقریروں میں اقبال علیہ الرحمہ کے یہ اشعار کثرت سے سناتے اور جوانوں کو مغربی تہذیب سے نفرت دلاتے:

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکُشی کرے گی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا، ناپائدار ہوگا [1]

دیارِ مغرب کے رہنے والو! خدا کی بستی دُکاں نہیں ہے
کھرا جسے تم سمجھ رہے ہو، وہ اب زَرِ کم عِیَار ہوگا [2]

نکل کے صحرا سے جس نے رُوما کی سلطنت کو اُلٹ دیا تھا
سُنا ہے یہ قُدسیوں سے مَیں نے، وہ شیر پھر ہوشیار ہوگا [3]

---

[1] یعنی تمہاری تہذیب جلد ہی اپنی موت مر جائے گی؛ کیونکہ اِس کی بنیاد مضبوط نہیں۔ نازک شاخ پر بننے والا گھونسلا کبھی پائدار نہیں ہوتا۔

[2] یعنی مغرب والو! ربّ تعالیٰ کی پیدا کردہ یہ دنیا دُکان نہیں، جہاں تم اپنا گھٹیا سودا بیچتے رہو گے، جس کو تم کھرا سمجھ رہے ہو وہ عن قریب کھوٹا سونا ثابت ہوگا۔

[3] یعنی میں نے فرشتوں سے سنا ہے کہ جن مسلم شیروں نے عرب کے صحرا سے نکل کر دنیا کی سپر پاور روم کا تخت اُلٹ دیا تھا، وہ پھر بیدار ہونے والے ہیں۔

# سدِّباب... محبتِ رسولِ کریم ﷺ کا فروغ

ماحولیاتی آلودگی کے حوالے سے ایک بہت ہی قابلِ توجّہ بات یہ بھی ہے کہ اِس وقت مسلمانوں کی اکثریت بزدلی وکمزوری کی بیماری میں مبتلا ہے۔ بزدلی کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ پچاس سے زیادہ اسلامی ممالک کی موجودگی کے باوجود غزہ میں اسرائیلی درندوں کو دندناتے ایک سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے، مگر اُن کا راستہ روکنے والا کوئی نہیں۔

اِس بزدلی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو دل اپنی محبت اور اپنے محبوبِ مکرّم ﷺ کے ساتھ عشق کے لیے عطا فرمایا تھا، ہم نے اُس پاکیزہ دل کو محبتِ دُنیا کی نجاست سے آلودہ کر دیا۔ دل جسم کا بادشاہ ہے، جب وہ ہی گندگی سے بھرا ہو گا تو ظاہری حالت کیسے اچھی ہو سکتی ہے! اِس صورتِ حال میں شدید ضرورت ہے کہ مَن کی دُنیا میں پھر سے محبتِ رسولِ کریم ﷺ کا چراغ روشن کیا جائے، اگر دل سنور گیا تو اعمال کی اصلاح بھی ہو جائے گی اور ظاہری آلودگی کا علاج بھی ہو جائے گا۔

امیر المجاہدین شیخ الحدیث علامہ خادم حسین رضوی علیہ الرحمہ کثرت سے وہ دُعا خود بھی مانگتے تھے اور اپنے متعلقین کو بھی سکھاتے تھے، جسے سیدنا سعد بن ابی وقّاص رضی اللہ عنہ نے یوں روایت کیا: رسول اللہ ﷺ ہمیں (بہت اہتمام کے ساتھ) یہ کلمات تعلیم فرماتے جیسے (بچوں کو) لکھنا سکھایا جاتا ہے: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ نُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔» ”اے اللہ! مَیں بخل (کنجوسی) سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! مَیں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، خداوندا! مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ ہمیں ناکارہ عمر کی طرف لوٹایا جائے، اور مَیں دنیا کے فتنے میں مبتلا ہو جانے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔“ (صحیح بخاری، حدیث:6390)

آپ اپنی تقریروں میں کثرت سے اقبال علیہ الرحمہ کے یہ اشعار بھی پڑھتے تھے:

عاشقانِ اُو زِ خُوباں خُوب تَر
خوش تَر و زیباتَر و محبوب تَر[1]

دل زِ عشقِ اُو توانا می شود
خاک ہم دُوشِ ثریّا می شود[2]

امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چوتھے عرسِ مبارک کے موقع پر یہ کہنا بے جا نہیں کہ اُنھوں نے روحانی آلودگی کے خاتمہ کے لیے نہایت شان دار خدمات انجام دیں، جن کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔

---

[1] رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سچی محبت رکھنے والے اعلیٰ لوگوں سے بھی بلند تر ہوتے ہیں۔ اُن کے عاشق عمدہ ترین، نہایت حسین اور محبوب تر ہوتے ہیں۔

[2] دل اُن کی محبت سے مضبوط و توانا ہوتا ہے۔ اُن کا پیار نصیب ہو جائے تو خاک بھی ثُریّا ستاروں کی ہم پلہ ہو جاتی ہے (اُن کی محبت ادنیٰ کو اعلیٰ بنا دیتی ہے)۔

# حرفِ آخر... قدرتی نظافت اور تبدیلی کی آلودَگی

ہمیں یہ تو معلوم نہیں کہ خالقِ کائنات جلّ مجدہٗ نے کیا کچھ پیدا فرمایا ہے! تاہم جو کچھ ہمارے مُشاہَدے میں ہے اُس سے متعلق یہ سچی حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو توازُن کے ساتھ حکمت وضرورت کے عین مطابق پیدا فرمایا ہے۔ اُس کی تخلیق کا حُسن ہے کہ زمین پر انسانوں کے علاوہ مختلف جان دار زندگی گزارتے ہیں اور ہر ایک کو اُس کی ضرورت کی تمام اشیا میسّر ہیں۔

اِس وقت پوری دُنیا کے انسانوں کو جو مسائل درپیش ہیں اُن میں ایک سرِفہرست مسئلہ "ماحولیاتی آلودَگی" ہے۔ انسان جس دُنیا میں رہ رہا ہے وہاں اُس کا گردوپیش / آس پاس اتنا آلودہ وگندا ہو چکا ہے کہ انسانی صحّت کو خطرناک مسائل لاحق ہیں، بلکہ اگر آلودگی اِسی طرح بڑھتی رہی تو شاید یہاں جینا بھی مشکل ہو جائے گا۔ پاکستان میں سموگ کی حالیہ صورتِ حال ہم سب کے سامنے ہے۔

اِس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ آلودگی کوئی بھی ہو... فَضائی ہو یا آبی، صوتی ہو یا شُعاعی... سبھی انسان کی اپنی کوتاہی کی وجہ سے ہیں۔ انسان خود وقتی مفادات کی خاطر نظامِ قدرت کو بگاڑنے کی کوشش کر رہے ہیں... صفائی، ستھرائی کے حوالے سے سستی ہے... درختوں کو کاٹا اور پہاڑوں کو توڑا جارہا ہے... غلیظ پانی پاک وصاف ندیوں اور دریاؤں میں جارہا ہے... پانی کے تحفّظ سے متعلق مجرمانہ غفلت برتی جارہی ہے... کارخانوں اور گاڑیوں کا زہریلا دُھواں فضا کو مَسْمُوم کر رہا ہے... جنگلی حیات تیزی سے کم ہو رہی ہے.... ٹیکنالوجی فضا کو بُری طرح مُکَدَّر کر رہی ہے... سب سے زیادہ تباہ کن روحانی وباطنی آلودگی ہے جو اسلام کی فطری تہذیب کو چھوڑ کر یورپین کلچر کو فروغ دینے کے نتیجے میں انسانوں کو تیزی سے تباہی کی طرف لے جارہی ہے۔

اِن حالات میں قرآن وسنت کے عطا کردہ اُصولوں پر عمل کی شدید ضرورت ہے، جو نہ صرف ماحولیاتی آلودگی کا بہترین طریقے سے سدِّباب کرتے ہیں، بلکہ معاشرے کی تمام خرابیوں کا خاتمہ کرتے ہیں۔ ماحولیاتی آلودگی سے متعلق چند اہم اُمور یہ ہیں:

- ماحولیاتی آلودگی ہو یا کوئی اور مصیبت... اِن کے ظاہری اسباب مختلف ہوسکتے ہیں، مگر حقیقی سبب انسانوں کے اپنے کرتوت ہوتے ہیں، جن کے نتیجے میں باری تعالیٰ اپنی قدرت کے جلوے دکھاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بارانِ رحمت کے لیے ہمیں دُعاواستسقا کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ ماحولیاتی آلودَگی سے نجات کے لیے سب سے اہم کام یہ ہے کہ ہم ربّ تعالیٰ کے حضور رجوع کریں اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کریں۔
- شریعتِ مطہرہ نے ہر اُس کام کو ناجائز قرار دیا ہے جس کی وجہ سے دوسرے مسلمانوں کو تکلیف ہو؛ لہٰذا شرعی طور پر ہماری ذمہ داری ہے کہ دھواں پھیلانے والے تمام ذرائع سے بچیں اور اُس کے خاتمہ کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔
- پانی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، آلودگی میں کمی کے لیے اِس کا تحفّظ کریں... اِسے ضائع کرنے سے بھی بچیں اور آلودہ کرنے سے بھی مکمل اجتناب کریں۔

❖ اچھی نیت سے شجر کاری اجر وثواب کا ذریعہ بھی ہے اور ماحول دوست بھی۔ چنانچہ ہمیں اپنے گھروں اور دفاتر وغیرہ میں زیادہ سے زیادہ پودے اور درخت لگانے چاہییں اور پہلے سے موجود دَرختوں کو نقصان نہیں پہنچانا چاہیے۔

❖ دینِ متین ہمیں اپنے جسم، لباس اور مقام کو پاک صاف رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے اردگرد کو بھی ستھرا رکھنے کی تربیت دیتا ہے۔ چنانچہ ہمیں اپنے گھر اور گلی محلے، بلکہ اپنی بِساط کے مطابق شہر بھر کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے اور گندگی / آلودگی کو پھیلنے کا ذریعہ بننے سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔

❖ ماحولیاتی آلودگی میں رُوحانی واَخلاقی آلودگی سب سے زیادہ خطرناک ہیں؛ کیونکہ ہوا صاف نہ ہونے سے جسم بیمار ہوتا ہے، جب کہ روحانی آلودگی ایمان کے لیے بھی خطرہ ہے۔ چنانچہ ہمیں مغربی تہذیب کو دھتکار کر اسلامی تہذیب کو اختیار کرنا چاہیے اور دل کو دُنیا کی محبت سے آلودہ کرنے کے بجائے محبتِ رسولِ کریم ﷺ سے سرشار کرنا چاہیے۔ یہ دُنیا وآخرت کی بھلائی کا ذریعہ ہے۔

آلودگی کی بات ہو تو امریکہ واسرائیل اور اُن کے اتحادی عالمی غنڈوں کی مذمت بھی ضروری ہے، جو دوسروں کو ماحول کے تحفّظ کا درس دیتے ہیں، مگر اُن کے مُہلِک ہتھیاروں نے دُنیا کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔ کیمیائی بموں سے بچوں، بوڑھوں اور عورتوں سمیت ہزاروں انسانوں کو موت کی نیند سلا دیتے ہیں، شہر کے شہر ویران کر دیتے ہیں، فصلیں تباہ کر دیتے ہیں اور پورے ماحول کو زہریلا کر دیتے ہیں، جس سے انسانوں کے ساتھ ساتھ دیگر حیوانات بھی متأثر ہوتے ہیں۔ اِس کی تازہ مثال غزہ اور لبنان کی صورتِ حال ہے۔ اقوامِ متحدہ کی ذمہ داری ہے کہ ماحول کے تحفّظ کے لیے اِن غنڈوں کو لگام ڈالے، بلکہ سب سے بڑھ کر اُمّتِ مسلمہ کی ذمہ داری ہے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کے لیے عملی اقدامات کرے۔

**شرعی مسئلہ:** اگر کوئی شدید ہنگامی صورت نہ ہو تو نماز میں چہرہ (ناک اور ہونٹ) چھپانا مکروہِ تحریمی ہے؛ لہٰذا شدید مجبوری کے بغیر ماسک پہن کر نماز پڑھنا درست نہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کے طفیل ہم سب کی بخشش ومغفرت فرمائے اور ہر طرح کی ظاہری وباطنی، جسمانی وروحانی آلودگی سے چھٹکارا نصیب فرمائے۔

خالقِ کائنات تمام اُمّتِ مسلمہ سے مصائب وآلام دُور فرمائے، مظلوموں کی غیبی تائید ونصرت فرمائے، خصوصًا اہلِ غزہ کو اِعانت سے نوازے، اسرائیلی درندوں کو اتحادیوں سمیت تباہ وبرباد فرمائے اور اُمّت کو دینی غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے غزّہ کے مظلوموں کے ساتھ عملی طور پر تعاون کرنے کی توفیق عطا کرے!

ربِّ کریم پاکستان کو سموگ سمیت تمام آفات اور بحرانوں سے نجات دے اور حکمرانوں کو ملک وقوم کا خیر خواہ بنائے!

آمین بجاہ النبیِّ الکریم ﷺ!